تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	**407 Code**
Course Name:	**Modern Muslim World (جدید دنیائے اسلام)**
Class:	**BA**
Total Credit Hours	**6**
Total Assignments	**4**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 3

سوال نمبر 1: دنیا کا چوتھا بڑا جزیرہ کون سا ہے؟

جواب: دنیا کا چوتھا سب سے بڑا جزیرہ **میڈاگاسکر (Madagascar)** ہے، جو بر اعظم افریقہ کے مشرقی ساحل کے قریب بحر ہند میں واقع ہے۔ (یاد رہے کہ دنیا کے پہلے تین بڑے جزائر بالترتیب گرین لینڈ، نیو گنی اور بورنیو ہیں)۔

سوال نمبر 2: افغانستان میں نور انقلاب کب آیا؟

جواب: افغانستان میں اشتراکی "نور انقلاب" جسے تاریخ میں **انقلابِ ثور (Saur Revolution)** کہا جاتا ہے، **27 اپریل 1978ء** کو آیا۔ اس فوجی بغاوت کے ذریعے صدر سردار محمد داؤد خان کا تختہ الٹ کر انہیں قتل کر دیا گیا اور نور محمد ترکئی کی قیادت میں ایک سخت اشتراکی (کمیونسٹ) حکومت قائم کی گئی، جس نے بعد میں روسی مداخلت کا راستہ ہموار کیا۔

سوال نمبر 3: صومالیہ میں یورپی اثرات کب آئے؟

جواب: صومالیہ میں یورپی استعماری اثرات کا باقاعدہ آغاز **انیسویں صدی کے آخر (قریباً 1880ء کی دہائی)** میں ہوا، جب افریقہ کی تقسیم (Scramble for Africa) کے دوران برطانوی، اطالوی اور فرانسیسی استعمار صومالی ساحلوں پر قابض ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں صومالیہ برٹش صومالی لینڈ اور اٹالین صومالی لینڈ میں تقسیم ہو گیا۔

سوال نمبر 4: آل انڈیا مسلم لیگ کب اور کہاں بنی؟

جواب: برصغیر کے مسلمانوں کی نمائندہ سیاسی جماعت "آل انڈیا مسلم لیگ" کا قیام **30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ** (موجودہ بنگلہ دیش کا دارالحکومت) میں نواب سلیم اللہ خان کی میزبانی میں منعقدہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے دوران عمل میں آیا۔

سوال نمبر 5: نائجیریا میں اسلام کی ابتدا کب ہوئی؟

جواب: مغربی افریقہ کے ملک نائجیریا میں اسلام کی ابتدا قریباً **گیارہویں صدی عیسوی (11th Century AD)** میں شمالی خطے (کانم برنو سلطنت) سے ہوئی، جہاں اس خطے کے حکمرانوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ پھیلاؤ شمالی افریقہ کے مسلم تاجروں اور بربر قبائل کے ذریعے تجارتی راستوں (Trans-Saharan Trade) سے ممکن ہوا۔

سوال نمبر 6: بنگال کا صوبہ دہلی سلطنت سے کب آزاد ہوا؟

جواب: بنگال کا صوبہ چودھویں صدی عیسوی میں دہلی سلطنت کے کمزور ہونے پر **1338ء** میں فخر الدین مبارک شاہ کی قیادت میں آزاد ہوا، جس کے بعد **1342ء** میں شمس الدین الیاس شاہ نے پورے بنگال کو متحد کر کے "الیاس شاہی سلطنت" قائم کی اور دہلی سے مکمل آزادی کا اعلان کیا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

سوال نمبر 7: قائد اعظم کی وفات کے بعد پاکستان کا گورنر جنرل کون بنا؟

جواب : 11 ستمبر 1948ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل **خواجہ ناظم الدین** بنے، جن کا تعلق مشرقی بنگال سے تھا اور وہ بعد میں لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد پاکستان کے وزیر اعظم بھی بنے۔

سوال نمبر 8: انڈین نیشنل کانگرس کب بنی؟

جواب : انڈین نیشنل کانگریس کا قیام 28 دسمبر 1885ء کو بمبئی (موجودہ ممبئی) میں عمل میں آیا۔ اس کے بانی ایک ریٹائرڈ برطانوی سول سرونٹ **ایلن اکٹیوین ہیوم (A. O. Hume)** تھے اور اس کے پہلے صدر ومیش چندر بنرجی تھے۔

سوال نمبر 9: یوگنڈا کی اہم فصل کون سی ہے؟

جواب : مشرقی افریقہ کے ملک یوگنڈا کی سب سے اہم نقد آور فصل (Cash Crop) **کافی (Coffee)** ہے، جو اس کی ملکی برآمدات اور معیشت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ چائے، کپاس اور تمباکو بھی وہاں کی اہم فصلیں ہیں۔

سوال نمبر 10: افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمد نعیم کب پاکستان آئے؟

جواب : افغانستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خان پاک-افغان تعلقات اور پشتونستان کے تنازعے کو حل کرنے کے لیے **پہلی بار یکم فروری 1954ء** کو پاکستان کے تاریخی دورے پر کراچی آئے تھے، جہاں انہوں نے پاکستانی قیادت سے مذاکرات کیے۔

سوال نمبر 2: روسی مداخلت سے افغانستان میں پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیجئے نیز بتائیے کہ پاکستان پر اس کے کیا اثرات پڑے؟

افغانستان میں پیدا ہونے والی صورتحال:

دسمبر 1979ء میں سوویت یونین (روس) کی افواج نے افغانستان پر براہِ راست یلغار کر کے دارالحکومت کابل سمیت ملک کے اہم حصوں پر قبضہ کر لیا۔ اس مداخلت کے نتیجے میں افغانستان میں شدید بحران پیدا ہوا جس کے اہم پہلو درج ذیل ہیں:

1. **داخلی جنگ اور مزاحمت** : روسی قبضے کے خلاف افغان عوام نے ہتھیار اٹھا لیے اور ملک گیر سطح پر "افغان جہاد" کا آغاز ہوا جسے مقامی طور پر مجاہدین نے منظم کیا۔
2. **بنیادی ڈھانچے کی تباہی** : روسی فوج نے مزاحمت کچلنے کے لیے شدید بمباری کی، جس سے افغانستان کے شہر، دیہات، سڑکیں، ہسپتال اور زرعی نظام (کاریز) مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔
3. **سیاسی عدم استحکام** : روس نے کابل میں اپنی کٹھ پتلی حکومتیں (جیسے ببرک کارمل اور بعد میں ڈاکٹر نجیب اللہ) قائم کیں، جنہیں افغان عوام نے کبھی تسلیم نہیں کیا اور ملک مستقل خانہ جنگی کا شکار ہو گیا۔
4. **انسانی المیہ** : لاکھوں افغان شہری اس جنگ میں شہید یا معذور ہوئے، اور ملک کی نصف سے زیادہ آبادی اپنے گھروں سے بے گھر ہونے پر مجبور ہو گئی۔

پاکستان پر پڑنے والے اثرات:

پڑوسی ملک ہونے کے ناطے روسی مداخلت کے سب سے گہرے اور دیرپا اثرات پاکستان پر مرتب ہوئے:

- **مہاجرین کا سیلاب:** تقریباً 30 سے 40 لاکھ افغان مہاجرین نے پاکستان کا رخ کیا۔ پاکستان نے انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کے تحت ان کا استقبال کیا اور انہیں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں پناہ دی۔
- **معاشی بوجھ:** اتنی بڑی تعداد میں مہاجرین کی کفالت، خوراک، علاج اور رہائش نے پاکستان کی معیشت پر شدید بوجھ ڈالا، اگرچہ اس دوران عالمی امداد بھی ملی لیکن وہ ناکافی تھی۔
- **کلاشنکوف اور ڈرگ کلچر:** افغانستان سے اسلحہ اور منشیات کی سمگلنگ پاکستان میں داخل ہوئی، جس نے پاکستانی معاشرے کے امن و امان کو شدید نقصان پہنچایا اور ملک میں جرائم اور گینگ کلچر کو فروغ ملا۔
- **فرقہ واریت اور دہشت گردی:** افغان جنگ کے اثرات کے باعث پاکستان میں مذہبی انتہاپسندی اور فرقہ واریت میں اضافہ ہوا، جس کے زخم پاکستان آج تک دہشت گردی کی شکل میں بھگت رہا ہے۔
- **جغرافیائی و سیاسی اہمیت:** پاکستان فرنٹ لائن سٹیٹ (Frontline State) بن گیا، جس سے اسے امریکہ اور مغربی دنیا کی بھرپور مالی و عسکری امداد ملی اور صدر ضیاء الحق کے دورِ حکومت کو عالمی سطح پر مضبوطی حاصل ہوئی۔

سوال نمبر 3: 1973 کے آئین میں ہونے والی آٹھویں ترمیم کے پاکستان کی سیاست پر اثرات کا تفصیل سے جائزہ پیش کریں۔

آٹھویں ترمیم کا پس منظر:

1973ء کا اصل آئین ایک خالص "پارلیمانی آئین" تھا جس میں تمام مقتدر اختیارات وزیر اعظم کے پاس تھے۔ 1985ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے غیر جماعتی انتخابات کے بعد منتخب پارلیمنٹ سے "آٹھویں آئینی ترمیم" منظور کروائی۔ اس ترمیم کا بنیادی مقصد صدر کے اختیارات میں غیر معمولی اضافہ کرنا تھا۔

پاکستان کی سیاست پر آٹھویں ترمیم کے اثرات:

1. **نظام کی تبدیلی (نیم صدارتی نظام):** اس ترمیم نے پاکستان کے سیاسی نظام کو پارلیمانی سے "نیم صدارتی (Semi-Presidential)" نظام میں تبدیل کر دیا۔ صدر مملکت محض ایک آئینی سربراہ نہیں رہے بلکہ وہ ملک کے سب سے طاقتور فرد بن گئے۔
2. **دفعہ 58-2 (بی) کا سوجھ بوجھ اور استعمال:** اس ترمیم کی سب سے متنازع شق 58-2(B) تھی، جس نے صدر کو یہ اختیار دیا کہ وہ جب چاہیں منتخب قومی اسمبلی کو تحلیل کر کے حکومت کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس شق کے سیاسی اثرات درج ذیل رہے:
    - **حکومتوں کا قبل از وقت خاتمہ:** اس شق کے بے دریغ استعمال نے پاکستان میں سیاسی استحکام کو پنپنے نہ دیا۔ 1985ء سے 1997ء کے دوران چار منتخب وزرائے اعظم کی حکومتوں کو اس شق کے تحت گھر بھیجا گیا:
        1. 1988ء میں صدر ضیاء الحق نے خود اپنے نامزد کردہ وزیر اعظم **محمد خان جونیجو** کی حکومت ختم کی۔
        2. 1990ء میں صدر غلام اسحاق خان نے **بے نظیر بھٹو** کی پہلی حکومت کا خاتمہ کیا۔
        3. 1993ء میں صدر غلام اسحاق خان نے **نواز شریف** کی پہلی حکومت کو برطرف کیا۔
        4. 1996ء میں صدر فاروق لغاری نے اپنی ہی پارٹی کی وزیر اعظم **بے نظیر بھٹو** کی دوسری حکومت کو تحلیل کیا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

3. **سیاسی بلیک میلنگ اور عدم استحکام:** وزرائے اعظم ہمیشہ صدر کے خوف تلے رہتے تھے، جس کی وجہ سے وہ آزادانہ پالیسیاں بنانے میں ناکام رہے اور بیوروکریسی و اسٹیبلشمنٹ کا سیاسی معاملات میں عمل دخل بہت بڑھ گیا۔
4. **جمہوریت کی کمزوری:** آٹھویں ترمیم نے پارلیمنٹ کی بالادستی کو شدید نقصان پہنچایا۔ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونے والے نمائندے ایک نامزد یا بالواسطہ منتخب صدر کے رحم و کرم پر آ گئے۔ (بعد میں 1997ء میں 13ویں ترمیم کے ذریعے اسے ختم کیا گیا، مگر 2002ء میں یہ دوبارہ لائی گئی اور بالآخر 18ویں ترمیم 2010ء کے ذریعے اسے مستقل طور پر ختم کر کے پارلیمنٹ کو دوبارہ بحال کیا گیا)۔

سوال نمبر4: 1947 سے 1973 تک پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تنقیدی جائزہ لیں۔

1947ء سے 1973ء تک کا دورانیہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تشکیلی اور بحرانی مراحل پر مشتمل ہے۔ اس دور کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کر کے دیکھا جا سکتا ہے:

1. ابتدائی دور اور غیر جانبداری کی کوشش: (1947–1953)

- **مسائل:** قیامِ پاکستان کے وقت سیکیورٹی، معیشت اور کشمیر کا مسئلہ سب سے اہم تھے۔ بھارت کے جارحانہ عزائم کے باعث پاکستان کو اپنی بقا کے لیے فوری طور پر بیرونی اتحاد کی ضرورت تھی۔
- **مغربی جھکاؤ:** قائداعظم اور لیاقت علی خان نے شروع میں متوازن خارجہ پالیسی کی کوشش کی، لیکن جب روس کے مقابلے میں امریکہ کی طرف سے دورے کی دعوت ملی، تو لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا، جس سے پاکستان کا جھکاؤ مستقل طور پر مغربی بلاک کی طرف ہو گیا۔

2. امریکی بلاک اور دفاعی معاہدوں کا دور: (1953–1962)

- **معاہدے:** پاکستان نے اشتراکیت (کمیونزم) کو روکنے کے لیے امریکی سرپرستی میں ہونے والے دفاعی معاہدوں **سیٹو (SEATO)** اور **سینٹو (CENTO)** میں شمولیت اختیار کی۔
- **تنقیدی جائزہ:** ان معاہدوں کا نقصان یہ ہوا کہ روس (سوویت یونین) پاکستان کا شدید مخالف بن گیا اور اس نے کشمیر کے معاملے پر اقوام متحدہ میں کھل کر بھارت کا ساتھ دینا شروع کیا۔ مزید برآں، امریکہ نے 1962ء کی بھارت چین جنگ میں پاکستان کی مرضی کے خلاف بھارت کی عسکری امداد کی، جس سے پاکستان کو مایوسی ہوئی۔

3. پالیسی میں تبدیلی اور چین سے دوستی: (1962–1971)

- **چین سے قربت:** مغربی ممالک کی بے وفائی کے بعد پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی کا رُخ بدلا اور چین کے ساتھ تاریخی سرحدی معاہدہ (1963ء) کر کے گہرے تعلقات قائم کیے۔
- **1965ء اور 1971ء کی جنگیں:** 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکہ نے پاکستان کی سپلائی روک دی، جس سے ثابت ہوا کہ امریکی بلاک میں شمولیت سود مند نہ تھی۔ 1971ء کے بحرانِ مشرقی پاکستان میں بھی کوئی بیرونی طاقت پاکستان کو تقسیم ہونے سے نہ بچا سکی، جو خارجہ پالیسی کی ایک بڑی ناکامی شمار ہوتی ہے۔

4. ذوالفقار علی بھٹو کا دور اور نئی خارجہ پالیسی: (1971–1973)

- **آزاد خارجہ پالیسی:** سقوطِ ڈھاکہ کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالا۔ انہوں نے سیٹو (SEATO) سے علیحدگی اختیار کی اور پاکستان کو مسلم امہ اور تیسری دنیا کے ممالک کے قریب لائے۔ شملہ معاہدہ (1972ء) کے ذریعے انہوں نے بھارت سے 90 ہزار قیدیوں کو چھڑوایا اور خارجہ پالیسی کو ایک نئی اور خود دار سمت دی۔

سوال نمبر5: مالدیپ اور بنگلہ دیش کی خارجہ پالیسی کا تفصیلی جائزہ لیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

بنگلہ دیش کی خارجہ پالیسی:

1971ء میں آزادی کے بعد بنگلہ دیش کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول شیخ مجیب الرحمن نے طے کیا تھا" :**سب سے دوستی، کسی سے دشمنی نہیں**(Friendship to all, malice to none) "۔

1. **بھارت پر ابتدائی انحصار اور بعد میں توازن**: شروع میں بنگلہ دیش کی پالیسی پر بھارت کا گہرا اثر تھا، لیکن جلد ہی بنگلہ دیش نے اپنی خود مختار حیثیت قائم کرنے کے لیے دیگر ممالک سے تعلقات استوار کیے۔ گنگا ندی کے پانی کی تقسیم (فراکا بیراج) پر بھارت کے ساتھ ان کے اختلافات بھی رہے۔
2. **مسلم ممالک اور پاکستان سے تعلقات**: 1974ء میں لاہور میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں بنگلہ دیش نے شرکت کی، جہاں پاکستان نے اسے تسلیم کیا۔ اس کے بعد سے بنگلہ دیش مسلم دنیا اور عرب ممالک کے ساتھ قریبی معاشی و سیاسی تعلقات رکھتا ہے۔
3. **علاقائی تعاون) سارک :(SAARC** - سارک (SAARC) تنظیم کے قیام کا تصور بنگلہ دیش کے صدر ضیاء الرحمن نے 1980ء کی دہائی میں پیش کیا تھا، جو علاقائی تعاون کے لیے ان کی خارجہ پالیسی کی ایک بڑی کامیابی ہے۔
4. **چین اور امریکہ کے ساتھ تعلقات**: بنگلہ دیش موجودہ دور میں چین کے ساتھ گہرے معاشی اور دفاعی روابط رکھتا ہے (خصوصاً چین کے بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے کے تحت) جبکہ امریکہ اور یورپی یونین اس کی گارمنٹس کی صنعت کے بڑے خریدار ہیں۔

مالدیپ کی خارجہ پالیسی:

مالدیپ بحر ہند میں واقع ایک چھوٹا جزیراتی اسلامی ملک ہے، جس کی خارجہ پالیسی اس کے جغرافیائی حجم اور ماحولیاتی مسائل کے گرد گھومتی ہے:

1. **جغرافیائی و سیاسی اہمیت (بھارت اور چین کا اثر)**: مالدیپ بحر ہند کے اہم تجارتی راستے پر واقع ہے، اس لیے بھارت اور چین دونوں اس پر اثر و رسوخ قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مالدیپ کی خارجہ پالیسی کبھی "انڈیا فرسٹ (India First) "تو کبھی چین کی طرف جھکاؤ کی حامل رہی ہے۔
2. **ماحولیاتی سفارت کاری :(Climate Diplomacy)** مالدیپ کی خارجہ پالیسی کا سب سے منفرد اور اہم ترین پہلو **عالمی حدت (Global Warming)** کے خلاف آواز اٹھانا ہے۔ چونکہ مالدیپ سطح سمندر سے چند فٹ ہی بلند ہے، اس لیے وہ عالمی فورمز پر گلوبل وارمنگ اور گلیشیئرز پگھلنے کے خلاف مہم میں سب سے آگے رہتا ہے تاکہ اپنے جزائر کو ڈوبنے سے بچا سکے۔
3. **سیاحت اور معاشی بقا**: مالدیپ کی خارجہ پالیسی کا ایک بڑا مقصد ایسے ممالک سے تعلقات بڑھانا ہے جہاں سے اس کی سیاحت کی صنعت کو فروغ ملے، جیسے یورپی ممالک، روس، اور خلیجی ممالک۔
4. **مسلم امہ اور سارک سے وابستگی**: مالدیپ ایک سو فیصد مسلم ملک ہے اور وہ اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا فعال رکن ہے۔ اس کے علاوہ وہ سارک (SAARC) کا بانی رکن ہے اور اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ پرامن تعلقات کا خواہاں ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔